مشاہدات-960

ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں

(تقریر نمبر 2)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان:64)

اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں سلام۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اِسی سے دخل ہو دارُالوِصال سے

معزز سامعین! آج مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مشہور و معروف نظم "محاسنِ قرآن کریم" کے ایک شعر پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ جو اِس تقریر کے آغاز پر تلاوت کے بعد مَیں پڑھ آیا ہوں۔ مبلغینِ کینیڈا نے مؤرخہ 8/ مئی 2024ء کو حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے آن لائن ملاقات کی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغینِ کرام کو جو قیمتی نصائح فرمائیں اُن میں سے ایک اِس شعر کو ہمیشہ یاد رکھنے کے متعلق تھی۔ حضور نے فرمایا۔

"جو چند ایک (مبلغین) علم رکھنے والے ہیں۔ اُن کے دماغ میں بعض دفعہ یہ خیال آ جاتا ہے کہ ہمارے پاس علم ہے اِس لئے ہم دوسروں سے زیادہ Superior ہیں حالانکہ کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ مربیان کو خاص طور پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بنیادی مصرع ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اِسی سے دخل ہو دارُالوِصال سے

تو اصل چیز تو یہ ہے کہ آپ نے دارُالوِصال کو حاصل کرنا ہے۔ یہ مقصد ہے، یہ ٹارگٹ ہے"

(بدر قادیان 4/ستمبر 2025ء)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے 12/ ستمبر 2020ء کو مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی نیشنل عاملہ و قائدین مجالس کی (آن لائن) ملاقات میں واقفینِ زندگی کو جو نصائح فرمائیں اُن میں سے پانچ کا تعلق آج کے موضوع سے ہے۔ فرمایا۔ بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں۔ 2۔ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔ 3۔ مَیں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر۔ 4۔ ہر ایک سے عاجزی سے ملیں۔ خوش اخلاقی سے ملیں۔ 5۔ اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کریں، دوسروں سے بڑھ کر۔

سامعین! آج تقریر کے عنوان کے مضمون کو آگے بڑھانے سے قبل اِس شعر میں درج دو اسباق کو جاننا ضروری ہے۔ ایک تو "اپنے خیال میں" کے الفاظ پر غور کرنا ہے کہ اپنے آپ کو لوگوں سے بدتر اپنے ذہن اور خیال میں بننا اور بنانا ہے نہ کہ یہ سوچ پیدا کرنی ہے کہ ماحول میں بسنے والے لوگ مجھے کتنا عاجز اور منکسرُالمزاج سمجھتے ہیں۔ ایک احمدی شاعر جناب امۃ الباری ناصر نے اِس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

بدتر مَیں ہوں ہر ایک سے، اپنے خیال میں
"شاید اِسی سے دخل ہو دارالوصال میں"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس شعر میں دوسرا اسبق لفظِ دارُالوِصال میں مضمر ہے۔ وِصال کے اردو معانی آپس میں مل جانا کے ہیں اور مجازاً دو چیزوں کا ایک ہو جانا مراد ہے اور تصوّف کے معنوں میں اُس بلند ہستی سے ملاقات ہے جس نے کائنات کو پیدا کیا۔ یہ وِصال وفات کے ذریعہ بھی ہو سکتا ہے اور اخلاقِ حسنہ اپنا کر اپنے اللہ سے ملنا اور اُس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یہ وہ لطیف مضمون ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اِس شعر میں بیان فرمایا ہے کہ جس قدر ہم زمین کی طرف جھکیں گے اُسی قدر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی طرف بلند کرتا جائے گا اور ہم اللہ کے دوست بن کر زندگی بسر کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اوپر بیان ہونے مضمون کی تائید میں فرماتے ہیں:

”(حضرت مسیح موعودؑ نے) فرمایا: خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا۔ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ اس جگہ رزق سے مراد صرف روٹی نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ۔ ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا۔“ (البدر مورخہ 24/ اپریل 1903ء صفحہ 107)

پھر فرمایا: ”خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہو تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔“

پھر آپؑ نے فرمایا:

”عبادت کی فروع میں یہ بھی ہے کہ تم اس شخص سے بھی جو تم سے دشمنی رکھتا ہو ایسی ہی محبت کرو جس طرح اپنے آپ سے اور اپنے بیٹوں سے کرتے ہو اور یہ کہ تم دوسروں کی لغزشوں سے درگزر کرنے والے اور ان کی خطاؤں سے چشم پوشی کرنے والے بنو اور نیک دل اور پاک نفس ہو کر پرہیز گاروں والی صاف اور پاکیزہ زندگی گزارو۔ اور تم بُری عادتوں سے پاک ہو کر باوفا اور باصفا زندگی بسر کرو اور یہ کہ خلق اللہ کے لئے بلا تکلّف و تصنّع بعض نباتات کی مانند نفع رساں وجود بن جاؤ اور یہ کہ تم اپنے کبر سے اپنے کسی چھوٹے بھائی کو دکھ نہ دو اور نہ کسی بات سے اس (کے دل) کو زخمی کرو۔ بلکہ تم پر واجب ہے کہ اپنے ناراض بھائی کو خاکساری سے جواب دو اور اسے مخاطب کرنے میں اس کی تحقیر نہ کرو اور مرنے سے پہلے مر جاؤ اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر لو اور جو کوئی (ملنے کے لئے) تمہارے پاس آئے اس کی عزت کرو خواہ وہ پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ہو نہ کہ نئے جوڑوں اور عمدہ لباس میں اور تم ہر شخص کو السلام علیکم کہو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو اور (لوگوں کی) غم خواری کے لئے ہر دم تیار کھڑے رہو۔“ (ترجمہ عربی عبارت اعجاز المسیح از تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 203)

خلاصہ ان باتوں کا یہ ہوا کہ تم عاجزی دکھانے والے تب شمار کئے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے تب ہو گے جب تم اپنے سے نفرت کرنے والوں سے بھی محبت کرو، جب ضرورت ہو تو ان کے کام آؤ اور ان کے لئے دعا کرو اور پھر دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنے والے بنو۔ غلطیوں کی وجہ سے کسی کے پیچھے نہ پڑ جاؤ اور ان کی تشہیر نہ کرتے پھرو۔ کسی کی غلطی کو دیکھ کر دوسروں کو بتاتے نہ پھرو بلکہ پردہ پوشی کی بھی عادت ڈالو۔

پھر اس میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے دل کو ٹٹولتے رہو، اس کو پاک رکھنے کی کوشش کرو، اپنا خود محاسبہ کرتے رہو۔ کسی کے لئے بھی دل میں کینہ، نفرت، بغض، حسد وغیرہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر یہ چیزیں دل میں ہیں تو اس کا مطلب یہی ہے کہ دل بڑائی اور تکبّر سے بھرا ہوا ہے اور اس میں عاجزی نہیں ہے۔ پھر کسی کو اپنی باتوں سے دکھ نہ دو اور ہر ایک کی عزت کرو۔ چاہے کوئی غریب ہو، فقیر ہو، کم طاقت کا ہو یا ماتحت ہو یا ملازم ہو سب کی عزت کرو۔ پھر سلام کہنے کی عادت ڈالو۔ اس سے بھی معاشرے میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے اور عاجزی اور انکساری بڑھنے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، اپنے اندر بھی اور دوسرے ماحول میں بھی۔ تو فرمایا کہ یہ کام تو بہت مشکل ہے اور یہ تب ہی کر سکتے ہو جب گویا کہ اپنے آپ کو مار لیا، اپنے نفس کو بالکل ختم کر دیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتا اس لئے ہمیشہ اس کا فضل مانگتے رہو۔ اس کے سامنے جھکے رہو اور دعائیں کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عاجزی اور انکساری کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند شعر ہیں وہ مَیں پڑھتا ہوں

اے کِرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کِبرِ حضرت ربِّ غیّور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اِسی میں ہے
ہوجاؤ خاک مرضئ مولیٰ اِسی میں ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 2/ جنوری 2004ء)

سامعین! حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغین اور مربیان کے علاوہ عہدیدارانِ جماعت کو بھی مذکورہ بالا عنوان کی طرف بارہا توجہ دلائی ہے۔ عہدیدارانِ جماعت وہ خدمت گزار ہیں جو واقفینِ زندگی اور رضاکارانہ طور پر جماعتی خدمت پر مامور ہوں یہ خلیفہ وقت کے نمائندہ کے طور پر اپنے اپنے علاقہ جات میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اطاعتِ خلافت، عدل وانصاف، عاجزی وانکساری، ہمدردئ خلق، صبر و تحمّل، امانت ودیانت داری، خوش اخلاقی، دردِ دل، اخلاص اور حکمت کے ساتھ جماعتی خدمت بجالا رہے ہوں۔

قرآنِ مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَلَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ ۪ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَشَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ (اٰل عمران:160)

ترجمہ اِس آیت کا یہ ہے کہ اس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا اور اگر تُو تُند خو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گِرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کرلے تو پھر اللہ ہی پر توکّل کر۔ یقیناً اللہ توکّل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

کہ قوم کا سردار اور لیڈر قوم کا خادم ہوتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"لوگوں کے لیے آسانی مہیا کرو- ان کے لیے مشکل پیدا نہ کرو اور اچھی خبر ہی دیا کرو اور لوگوں کو مایوس نہ کرو"

(مسلم کتاب الجہاد)

حضرت مسیح موعودؑ نے ہدایت اور تربیتِ حقیقی کو خدا کا فعل قرار دیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

"ہدایت اور تربیتِ حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے... ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد وآدابِ تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہو گا وقت پر سرسبز ہو جائیگا"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 309)

مندرجہ بالا اقتباس گو خصوصاً تربیتِ اولاد کے حوالہ سے ہے مگر ہر عہدیدار کے لئے جو اپنے حلقہ یا مجلس کا نگران و ذمہ دار ہے اور ممبرانِ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے کوشاں ہے تو افراد جماعت اس کے فیملی ممبرز کی طرح ہیں۔

آپؑ نے ایک اور موقع پر نصیحت کرنے کے طریق کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ

”جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس جَادِلۡھُمۡ بِالَّتِیۡ ھِیَ اَحۡسَنُ (النحل:126) (ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو، اسی طرزِ کلام ہی کا نام خدا تعالیٰ نے حکمت رکھا ہے“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 104)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اب عہدیداروں کو پھر مَیں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں کے لئے پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔ خلیفہ وقت نے آپ پر اعتماد کیا ہے اور آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کو آپ کی نگرانی میں دیا ہے۔ ان کا خیال رکھیں۔ ہر ایک احمدی کو یہ احساس ہو کہ ہم محفوظ پَروں کے نیچے ہیں۔ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے ملیں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو“

(خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء)

ایک اور جگہ آپ نے فرمایا۔

”نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصّہ میں آجانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہو گا اور کرنا چاہئے۔ جماعت کے احباب سے پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے، ان کی باتوں کو غور اور توجہ سے سننے اور ان کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔ تبھی سمجھا جاسکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم از کم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء)

اسی خطبہ جمعہ کے آخر میں آپ نے عہدیداران کو بہت سی ہدایات سے نوازا ہے جن میں سے اکثریت کا تعلق عاجزی و انکساری سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”تو خلاصۃً یہ باتیں ہیں: (1)... عہدیداران پر خود بھی لازم ہے کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنے سے بالا افسر یا عہدیدار کی مکمل اطاعت اور عزت کریں۔ اگر یہ کریں گے تو آپ کے نیچے جو لوگ ہیں، افراد جماعت ہوں یا کارکنان، آپ کی مکمل اطاعت اور عزت کریں گے۔ (2)... یہ ذہن میں رکھیں کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے۔ ان کے دل جیتنے ہیں، ان کی خوشی غمی میں ان کے کام آنا ہے۔ اگر آپ یہ فطری تقاضے پورے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے عہدیدار کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے۔ (3)... امراء اور عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے، شریف النفس ہوں، جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔ (4)... کبھی کسی فرد جماعت سے کسی معاملہ میں امتیازی سلوک نہ کریں- (5)... پھر یہ کہ نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدّم رہنا چاہئے اور اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ پھر کبھی اپنے گرد ”جی حضوری“ کرنے والے یا خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ جن عہدیداروں پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہو جاتا ہے پھر ایسے عہدیداران سے انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ایسے عہدیدار پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی بُرے مشیر میرے ارد گرد اکٹھے نہ کرے۔ (6)... پھر یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے جیسا کہ مَیں بیان بھی کر چکا ہوں کہ جہاں نظام جماعت کے تقدّس پر حرف نہ آتا ہو، عفو اور احسان کا سلوک کریں۔ ان کے لئے مغفرت مانگیں جو ان کی اصلاح کا موجب بنے۔“

(خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء)

جب عہدیداران خداتعالیٰ کی خاطر، نیک نیتی سے قابل صد احترام پیارے آقا کے تمام ارشادات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کام کریں گے تو ان شاءاللہ ضرور مثبت جواب آئے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(اس سلسلہ کی تقریر نمبر ایک مشاہدات نمبر 204 پر دیکھی جاسکتی ہے)

(کمپوزڈ: مسز بُقعۃُ النور۔ جرمنی)

* * *